اکاؤنٹ میں آنے والی رقم کا کیا کریں؟

ریفرینس نمبر:IEC-200 تاریخ:29-04-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے جاز کیش اکاؤنٹ میں چند ہزار روپے کی رقم آگئی، اب چھ ماہ ہو چکے ہیں کوشش کے باوجود اصل مالک کا علم نہیں ہوا اور معلومات کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ رقم کسی ایجنٹ کے ذریعے بھیجی گئی ہے اور ایجنٹ کے پاس کئی افراد آکر رقم ٹرانسفر کرواتے رہتے ہیں، اس لیے مالک تک پہنچنے کی فی الحال کوئی امید نہیں ہے اور کسی نے خود سے بھی رابطہ نہیں کیا۔ اب اس رقم کا کیا کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ پیسوں پر لقطہ کا حکم لگے گا کیونکہ لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا ملے اور اس کے مالک کا علم نہ ہو۔ لہٰذا ان پیسوں کو ہرگز خود استعمال نہ کریں بلکہ اولاً ایجنٹ کے پاس جاکر اس سے معلومات لیں اور کسی طرح اصل مالک تک یہ رقم پہنچانے کی کوشش کریں۔ ایجنٹ کو بھی مطلع کر دیں کہ مالک آئے تو آپ کو خبر کرے۔ اگر ہر طرح کی کوشش کرنے بعد بھی مالک کا علم نہ ہو سکے اور ظن غالب ہو کہ اب مالک نہیں آئے گا تو اس صورت میں آپ کو اختیار ہے کہ اپنی حفاظت میں رکھیں یا کسی شرعی فقیر کو بطور صدقہ دے دیں۔ اگر خود شرعی فقیر ہیں تو اپنے صَرف میں بھی لا سکتے ہیں، اسی طرح قریبی رشتہ داروں میں کوئی شرعی فقیر ہے تو اسے بھی دے سکتے ہیں۔ نیز مصارفِ خیر مثلاً مساجد، مدارس وغیرہ میں بھی صَرف کر سکتے ہیں۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لقطہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”وفی

التتارخانیه عن المضمرات :مال یوجد ولا یعرف مالکه ولیس بمباح ”یعنی: تتارخانیہ میں مضمرات سے ہے لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا ملے اور اس کا مالک معلوم نہ ہو اور نہ ہی مباح مال ہو۔

(در مختار، جلد6، صفحہ421، دار المعرفہ بیروت)

مال لقطہ کے حکم کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے:”یعرف الملتقط اللقطة فی الاسواق والشوارع مدة یغلب علی ظنه ان صاحبها لا یطلبها بعد ذلک۔۔۔ثم بعد تعریف المدة المذکورة الملتقط مخیر بین ان یحفظها حسبة وبین ان یتصدق بها“ یعنی: جس کو کوئی گری ہوئی چیز ملے وہ بازاروں اور راستوں میں اتنی مدت تک اس کا اعلان کرے کہ غالب گمان ہو جائے کہ اب مالک اس چیز کو تلاش نہیں کرے گا، پھر اتنی مدت تشہیر کرنے کے بعد اٹھانے والے کو اختیار ہے کہ ثواب کی نیت سے لقطہ کی حفاظت کرے یا اسے صدقہ کر دے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب اللقطہ، جلد2، صفحہ289، مطبوعہ کوئٹہ)

امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمہ (المتوفی 710ھ) فرماتے ہیں:” وینتفع بها لو فقیرا والا تصدق علی اجنبی، وصح علی ابویه، وزوجته، وولده لو فقراء“ یعنی: ملتقطا گر فقیر ہو تو وہ خود بھی لقطہ کی رقم کو استعمال کر سکتا ہے ورنہ کسی اجنبی شرعی فقیر پر صدقہ کر دے اور والدین، زوجہ اور اولاد اگر شرعی فقیر ہوں تو ان کو بھی بطور صدقہ دے سکتا ہے۔

(کنز الدقائق، صفحہ394، مطبوعہ دار السراج)

لقطہ مساجد، مدارس وغیرہا اُمورِ خیر میں صَرف کرنے سے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے:” ذلک ان المسجد اذا خرب والعیاذ باللہ واستغنی عنه یعود عند محمد الی ملک البانی کما فی التنویر وغیرہ فاذا لم یعرف بانیه صار لقطة، وقد قال الامام محمد رحمه اللہ صرفه الی مسجد آخر فعلم ان التصدق المامور به فی اللقطة هو بهذا المعنی الرابع الداخل فیه الصرف الی المقابر والحیاض والمساجد“ ترجمہ: اس کی وجہ وہی ہے کہ مسجد ڈھے کر نا قابلِ استعمال ہو گی اور

لوگ مستغنی ہو گئے، تو امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اس کا مالک بانی ہو جاتا ہے اور جب بانی کا پتہ نہ چلے تو وہ لقطہ ہو گئی، اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس کو دوسری مسجد کی تعمیر میں صَرف کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ صدقہ کا یہ اطلاق اسی چوتھے معنیٰ میں ہے اور اس کا مقابر، حوض اور مسجد میں صَرف کرنا صدقہ ہی ہے حالانکہ نہ یہاں تملیک نہ اباحت، نہ مالدار نہ فقیر۔"

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ552، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مالِ لقطہ کا حکم بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ملتقط پر تشہیر لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اُسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر تصدق کر دے۔

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ475، مکتبۃ المدینہ)

ملتقط خود شرعی فقیر ہو تو مال لقطہ کو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے یا رشتہ داروں میں کسی شرعی فقیر کو بھی دے سکتا ہے، اس سے متعلق صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: "اٹھانے والا اگر فقیر ہے تو مدتِ مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صَرف میں بھی لا سکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے، مثلاً اپنے باپ، ماں، شوہر، زوجہ، بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ476، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

20شوال المکرم1445ھ/29اپریل2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com